

اللہ، حضرت سیدنا محمد (ص) اور اہل بیت (ع) پر سلام
کی آبیاری کی۔ ان کا خواب تھا کہ مسلمان اسلامی معاشرت، ثقافت، معیشت اور اخلاقیات پر قائم
رانج کریں اور یہ خواب سالہا سال کی کاوشوں اور قربانیوں کے بعد شرمندہ تعبیر ہوا۔

سوال 1۔ قائد اعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجئے۔

(F15I)(Sr17II)(G15II)

Long VIP

جواب۔ قائد اعظم اور نظریہ پاکستان

قائد اعظم ہی وہ بطل عظیم تھا جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو باوقار اور محفوظ مقام تک پہنچایا
اور ایک علیحدہ مسلم مملکت کے قیام کے تصور کو عملی شکل میں ڈھالا۔

”وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد
ہے؟ وہ کون سا نگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟
مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا

پرنٹرز سگیاں لاہور
شاعت قیمت

ہذا مطالعہ پاکستان (۱۷:۷: یکھ ائیر)

ہذا مطالعہ پاکستان کی وضاحت:

1- نظریہ پاکستان کی وضاحت: جس نے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی۔ انھوں نے علی گڑھ میں قلمبر عظیم ہی وہ تھی جس نے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی۔ ان الفاظ میں کی۔

خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی۔ ان الفاظ میں کی۔

”پاکستان تو ای روزہ جو میں آگیا تھا جب پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔“

2- پاکستان اور اسلام کے باہمی رشتہ کی وضاحت:

1943ء میں کراچی میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قلمبر عظیم نے پاکستان میں اسلام کے باہمی رشتے کی وضاحت درج ذیل الفاظ میں فرمائی:

”وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملک کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لشکر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ وہ چٹان وہ لشکر

خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔“

3- اسلام مکمل ضابطہ حیات:

قلمبر عظیم نے اسلام کو ایک راہنما اور مکمل ضابطہ حیات قرار دیا۔ 1944ء میں آپ نے

طلبہ سے خطاب ہوتے ہوئے فرمایا:

”ہمارا راہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔“

4- نسلی تضامات کی مخالفت:

قلمبر عظیم محمد علی جناح نسلی تضامات کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ 21 مارچ 1948ء کو

ذبحہ کار کی عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”میں چاہتا ہوں کہ آپ ہندو، بلوچی، پنجاب اور بنگالی بن کر بات نہ کریں۔ یہ کہنے میں آخر کیا فائدہ ہے کہ ہم پنجابی، سندھی، پنجابی ہیں ہم تو بس مسلمان ہیں۔“

5- مطالبہ پاکستان کا محرک:

قلمبر عظیم محمد علی جناح نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کی وضاحت ان الفاظ میں کی:

”پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ آئندہ ہندو کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری

ہے نہ کہ بڑوں کی چال یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔“

6- مسلمان ایک قوم:

قلمبر عظیم نے برصغیر کے تاریخی تناظر میں یہ موقف اختیار کیا کہ جو ملی ایشیائے وسطی کے مسلمان

اقلیت نہیں ہیں۔ وہ ایک مکمل قوم ہیں اور ایک الگ اور ممتاز قوم ہونے کے ناطے ان کا حق ہے کہ جن علاقوں میں ان کی اکثریت ہے وہاں وہ اپنی علیحدہ ریاست قائم کر سکیں۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں 6 مارچ 1940 کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: ”اقلیت کی اصطلاح کو تاریخی آئینی اور قانونی سمجھا جانے لگا ہے۔ لیکن مسلمان کسی حیثیت سے بھی یورپائی ممالک کی اقلیتوں کی طرح اقلیت نہیں ہیں۔ ایک چیز واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم کسی طرح اقلیت نہیں بلکہ اپنے نصب العین کے ساتھ بجائے خود ایک علیحدہ اور ممتاز قوم ہیں۔“

7۔ مسلم تہذیب و تمدن کی حفاظت:

قائد اعظمؒ نے فرم فرمایا: ”ہمارا نصب العین یہ تھا کہ ہم ایک مملکت کی تخلیق کریں۔ جہاں آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں۔ جو ہندو تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں معاشرتی انصاف کے اسلامی تصور کو پوری طرح پیچھے کا موقع مل سکے۔“

8۔ پاکستان اسلامی نظام کی ایک عملی تجربہ گاہ:

قائد اعظمؒ نے 13 جنوری 1948ء کو اسلامیت یونیورسٹی کا نچ پٹار کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔“

9۔ جداگانہ تاریخ:

قائد اعظمؒ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کی جداگانہ تاریخ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”ہندو اور مسلمان تاریخ کے مختلف شعبوں اور ذرائع سے اکٹرا کر جاتے ہیں۔ دونوں کی رزمیہ تاریخ مختلف ہے۔ دونوں کے ہیروز مختلف ہیں۔ دونوں میں سے ایک کی شکست دوسری کی فتح اور ایک کی فتح دوسری کی شکست ہوتی ہے۔ ایسی دو قوموں کو کسی ایک سلطنت میں اکٹھے کر دینے کا نتیجہ لاجوالہ بے سکونی، اتہرکی اور تباہی کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا۔“

10۔ جداگانہ قومیت کا تصور:

23 مارچ 1940ء کو لائپور میں خطاب کے دوران قائد اعظمؒ نے مسلمانوں کی جداگانہ

ہنی مطالعہ پاکستان (برائے: سیکنڈ ایئر)

قومیت کے تصور کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:
”اسلام اور ہندو دھرم محض مذاہب نہیں بلکہ حقیقت میں دو مختلف معاشرتی نظام ہیں۔ چنانچہ اس خواہش کو خواب و خیال ہی کہنا چاہیے کہ مسلمان اور ہندو مل کر ایک مشترکہ قومیت کو تخلیق کر سکیں گے۔ یہ لوگ آپس میں شادی نہیں کرتے اور نہ ہی ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ یہ دو مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان تہذیبوں کی بنیاد ایسے تصورات اور حقائق پر رکھی گئی ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں بلکہ اکثر یہ حقائق ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ آپ نے اس موقع پر واضح کر دیا کہ مسلمان قومیت کی ہر تعریف کے لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں۔ اقلیت نہیں۔“

یہ محققانہ کارشادانہ نگاروں کی نظر پاکستان کی وضاحت کچھ